بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

زقومِ من نشناسد مقامِ من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

مورخہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۳۰ ۔ جولائی ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا
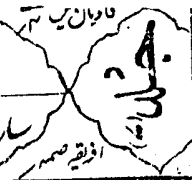
شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخصاحب کے وعظ کے پُر تاثیر اور مفید ہونے کے متعلق احباب حضرت اقدس مسیح موعود کے اُن الفاظ کو پڑھ چکے ہیں جو کہ آپ نے اپنی وفات سے چند روز پہلے فرمائے تھے اور اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود ؑ کی زندگی میں شیخ صاحب موصوف یہ ارادہ کر چکے تھے ۔ کہ آئندہ زندگی کا کچھ حصہ باہر وعظ میں اور کچھ حصہ قادیان میں گذارا کریں گے ۔ چنانچہ اب پھر شیخصاحب بعد حصول اجازت از خلیفہ صاحب تبلیغ حق کے واسطے باہر نکلتے ہیں ۔ یکم اگست کو یہاں سے روانہ ہوں گے ۔ اور امرتسر ۔ پھلانوالہ ۔ جالندھر ۔ بنگہ ۔ کریام ۔ کاٹھ گڈھ ۔ راہوں لودیانہ ۔ مالیر کوٹلہ ۔ نابھہ ۔ انبالہ ۔ پٹیالہ ۔ سہارنپور ۔ دیوبند ۔ مظفر نگر ۔ میرٹھ دہلی ۔ شاہجہانپور ۔ رامپور ۔ بریلی ۔ اجمیر ۔ اندگڈھ ۔ الٰہ آباد سے ہو کر حیدرآباد دکن جانے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے اور اون کی حفاظت کرے اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کو حق کی طرف راہنمائی کرے امید ہے کہ ہر جگہ احباب ان کا خیر مقدم کریں گے ۔

ایک اور دینی مسافر

ابو سعید عرب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ تبلیغ حق کیواسطے ہند کے مختلف مقامات میں دورہ کریں گے خدا تعالیٰ اون کو اس کام میں برکت اور منفعت دے ۔

اعلان

تمام اقسام کا روپیہ خواہ وہ لنگر ۔ مدرسہ ۔ صدقات ۔ خرچ خوراک بورڈران وغیرہ وغیرہ کا ہو یا کسی اور مد متعلقہ انجمن کا ہو ۔ صرف اس پتہ پر آنا چاہیئے ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

نامہ نگار صاحبان

کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر ایک مضمون جو اخبار بدر میں چھپنے کیواسطے آوے ۔ وہ کاغذ کے نصف صفحہ پر لکھا ہُوا ہونا چاہیئے ۔ اور ایسا کھلا کھلا ہو ۔ جس پر تصحیح کی گنجائش ہو ۔ جو مضمون ایسا لکھا ہُوا نہ ہوگا وہ درج اخبار نہ ہو سکیگا ۔

ایڈیٹر کو فرصت کہاں کہ نامہ نگاروں کے مضامین کی رسید دے یا بصورت ناقابل اشاعت سمجھا جانے کے واپس کرے ہاں جو مضامین قابل اشاعت ہونگے وہ شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوں گے ۔

خط کا جواب

جو صاحبان بہر حال خط کا جواب چاہتے ہیں ۔ وہ واپسی کارڈ یا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کے ساتھ ارسال کیا کریں ۔

اطلاع

براہین اور درثمین کی رعایتی قیمت کی میعاد گذر چکی ہے ۔ یکم اگست ۸ء سے ہر دو کتب اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوا کریں گی ۔ یعنی براہین احمدیہ مجلد ۱۲؍ بے جلد ۱۰؍ اور درثمین مجلد ۸؍ بے جلد ۶؍

منیجر

(ہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

ایک اخلاص نشان کے خط سے کچھ اقتباس

میں تو جیوں گا تو اس کا ہو کے رہوں گا اور مروں گا بھی تو بھی اسی کا کہلاؤں گا۔

.... ہیں

پسند کرتا ہوں بلکہ تعالیٰ کو۔ آپ قبلہ ام خلیفۃ المسیح کو کہدیں۔ کہ

یہ جان حاضر کرتا ہے اگر ضرورت ہو تو لکھدیں فوراً قادیان آسکتا

افسوس نہ میرے پاس دنیا داری ثبوت کے لئے اور کوئی

ہے جس کو پیش کر سکوں۔ صرف ایک چھوٹی سی جان ہے اس کو

ناچیز و ناکارہ شئے کے پیش کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

اس لئے قادیان سے چلا آیا تو تا کہ باہر رہا کہ کچھ کماؤ نگا پھر آرام

بیٹھ کر قادیان میں زندگی کے دن گذار دونگا۔ اگر منشاء الٰہی

کے برخلاف ہو تو بھی ہم راضی ہیں جو مرضی خدا ہو۔ کچھ حرج

و عید بلاہی کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب جیسا عظیم

سال دنیا سے ہماری آنکھوں کے سامنے گذر گیا تو و

یقت ہے۔ پیارے صادق آپ بلا تکلف تھا خلیفۃ المسیح

خدمت میں یہ کہدیں کہ ابو سعید

ان پر نثار ہے۔ ابو سعید عربی از رنگون

اردو المانک ۱۹۰۸ء

ہر قیمت تو اس قسم کی جنتریاں بہت مل جاتی ہیں۔ جو میز پر سامنے رکھ لی جاویں یا دیوار پر لٹکائی جاویں لیکن ایسی جنتریاں اہل ہند کیواسطے جنکو اکثر قمری اور ہندی تاریخوں کی بھی ضرورت رہتی ہے چنداں مفید نہیں ہوتیں اس ضرورت کو رفع کرنے کے لئے نیاز علی خان صاحب تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر نے ایک جنتری چھاپ کر شائع کی ہے جو بہت مفید ہے قیمت صرف ا روپے اور صاحب موصوف سے مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔

قواعد صدیقی عربی کی ایک لاکھ جلد مفت

ایک باہمت مسلمان نے قواعد صدیقی عربی ایک لاکھ جلد مفت تقسیم کرنے کی فرمائش دی ہے۔ قواعد صدیقی عربی پڑھنے کے بعد بچہ چھ ماہ میں قرآن مجید پڑھ سکتا ہے آدھ آنہ کا ٹکٹ بابت محصول ڈاک آنے پر دفتر انقلاب گوجرانوالہ سے مفت مل سکتا ہے

مینیجر انقلاب گوجرانوالہ

ضرورت نکاح

ایک نوجوان نہایت ہی خوش شکل تندرست (الطف) زمیندار و صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام ہو۔ امیر احمد قریشی از قادیان

ایک غلطی کی اصلاح

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶ اپریل میں مرض استسقا کا ایک مجرب نسخہ فرمودہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلط چھاپا گیا تھا اصل ذیل میں چھاپا جاتا ہے۔ سنا مکی خالص۔ زرلیسی خالص (فلمی) ہر دو ہموزن کر کے باہم ملا کر آدھ تولہ روزانہ صبح وقت کھایا کریں اور خدا تعالیٰ سے پنجوقت نمازوں میں دعا کریں اور فکر اور غم سے جہاں تک ممکن ہو اپنے تئیں بچایا جاوے کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام ... پر ... والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی معرفت سکرٹری ... شیخ

لائل پور میں جلسہ

(یہ مضمون دیر سے آیا ہوا تھا مگر افسوس ہے کہ اب تک درج نہیں ہو سکا)

واقعہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شریف حسب الحکم جناب حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام انجمن احمدیہ شاخ لائل پور نے بعد نماز جمعہ ایک جلسہ کیا اور تمام برادران احمدی مضافات کو بلوایا اور جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو انجمن نے اس موقعہ پر تشریف لانے کی تکلیف دی جلسہ کی غرض مدرسہ تعلیم الاسلام جدید کی امداد تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے کمال محبت سے تمام جماعت کو امام پاک کا ارشاد پہنچایا اور امام پاک کے الہام نوحی الیھم من السماء کے موجب جماعت نے دل کھول کر کار خیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے چندہ شہر اور بیرونجات ۷ لما لہ ... نقد و وعدہ کا ہوا۔ تفصیل اسماء و رقم چندہ نقد و وعدہ۔

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مالک کارخانہ و پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لائل پور ۸۱

شیخ دوست محمد و محمد حسین صاحب آڑھت دار لائل پور ... عہ

منشی نور الدین صاحب نقشہ نویس و سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور ... عہ

منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس و نقیب انجمن احمدیہ لائل پور عہ

مستری عبد الرحمٰن صاحب محکمہ نہر ۱۲ عہ میاں یوسف علی صاحب ... للعہ میاں خدا بخش صاحب نیچہ بند ۵ ر منشی اصغر علی صاحب کلرک محکمہ نہر بنگلہ کوٹ خدا یار عہ۔ مستری محمد حیات صاحب ۵ ر مرزا محمد بیگ عہ۔ بابو غلام حسن صاحب سٹور کیپر ریلوے اسٹیشن لائل پور سے میاں محمد عالم صاحب سے میاں خدا بخش صاحب ٹھیکیدار عہ ر میاں بہادر صاحب ۵ ر ڈاکٹر احمد حسین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور ۶ میاں سلطان خان صاحب ۸ ر بابو محمد دین صاحب گڈس کلرک سٹیشن لائل پور ۲ میاں میراں بخش صاحب مقدم اسٹیشن لائل پور عہ ر شیخ شمس الدین صاحب ولد میاں حاجی عمر حیات صاحب چنیوٹی حال لاہور ما ر ر شیخ محمد دین صاحب دوکاندار کرانہ لائل پور ۸ ر میاں امام الدین صاحب ولد میاں حاجی سکنہ کوٹ چک نمبر ۲۰۷ عہ

نوٹ۔ انجمن تمام صاحبان کا شکریہ ادا کرتی ہے مگر خاص کر بابو غلام حسین صاحب سٹور کیپر ریلوے اور شیخ شمس الدین صاحب حال وارد لاہور کی نہایت ہی مشکور ہے جو ابھی سلسلہ عالیہ میں داخل نہیں ہیں مگر حسن ظن اور اس سلسلہ سے محبت رکھتے ہیں دل کھول کر امداد دی ہے۔ اللہ تبارک ان کو جزائے خیر دے تمام برادران احمدی کی خدمت میں التماس ہے کہ ان صاحبان کے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شرف بیعت بخشے۔ آمین

خاکسار شیخ محمد حسین احمدی لائل پور

مبارک

سید جاہت حسین صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ جناب قاضی عبد اللطیف صاحب ایڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ وار دو گائیڈ رائل ایشیاٹیک سوسائٹی لندن کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

الخطبۃ

امیر حسین شاہ صاحب۔ گنز جوائن کل ہانگ کانگ میں ہیں اور اچھے عہدہ پر ہیں اور عمدہ تنخواہ پاتے ہیں۔ ہندوستان میں شادی کرنا چاہتے ہیں سید صاحب ہندوستان کو آنے والے ہیں۔

جلسہ تشحیذ

بخدمت ممبران انجمن تشحیذ الاذہان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بتاریخ ۱ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۷ اگست ۱۹۰۸ء بروز جمعہ انجمن تشحیذ الاذہان کا خاص اجلاس ہوگا جس میں تمام ممبران انجمن مذکور کو خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے امید ہے کہ سب ممبران انجمن تشریف لا کر ممنون فرمائیں گے۔

ثناء اللہ کی پریشانی

(گذشتہ سے پیوستہ)

پھر اہل حدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء ہیڈ اکٹر مضمون کے مضمون کے اخیر میں لکھتے ہیں "اسمیں شک نہیں کہ منشاء اقرار کے مطابق آپکے مقابلہ پر بھی ویسا ہی ماخوذ ہو جیسا کہ میرے مقابل پر کیونکہ اس نے جیسے میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی ہے ایسے آپ کی نسبت کی تھی" ناظرین ملاحظہ فرماویں یہ دوسرا موقعہ ہے جو علم و دانش کا مدعی مولوی لکھتا ہے کہ میری نسبت کی ہو۔

پہلا حوالہ ہمنے ناظرین کی خاطر نظر انداز کیا تھا اس لئے خیر یہ موقع ہم اور درگذر کر دیتے ہیں۔ لیکن جس کی عقل ہی مخالفت میں اندھی ہوگئی ہو اوس کا علاج ہی کچھ نہیں ہو سکتا ہو چنانچہ مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء کے ہمراہ ایک ضمیمہ شائع کیا ہے جسمیں لکھتے ہیں "مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگوئی کی تہی۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائیگا"

اس جگہ اس حیادار مولوی نے یہودیوں کے بھی کان کاٹے ہیں یعنے صرف پیشگوئی کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا ہے بلکہ ایک فقرہ جو پیشگوئی کے رنگ میں رنگین کر کے گھڑا گیا ہے وہ حضرت صاحب کے اشتہار کیطرف منسوب کر دیا ہے اگر اس ظالم طبع ناخدا ترس سے دریافت کیا جاوے کہ حضرت صاحب کے اشتہار میں لفظ مرجائیگا کس جگہ لکھا ہے تو جواب سوائے اس کے کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ جس زہریلے اثر کے تحت کا مولویصاحب نے ذکر کیا ہے اسے امرتسری سانپ کی کچلیوں کے سوا اور کہیں اس کا نشان نہیں مل سکتا ہے اگر ہم اس موقعہ پر بھی یہی فرض کریں کہ اس جگہ بھی اتفاقیہ سہواً مولوی صاحب نے یہ الفاظ حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کئے ہیں تب بھی اس امرتسری سانپ کی کچلیوں کے نکالے بغیر کام نہیں چل سکتا ہو اس لئے کہ دسمبر ۰۸ء کے مرقع صفحہ ۱ پر مولویصاحب لکھتے ہیں۔ "ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا جی نے میرے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ میں اور مرزا میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا" جملہ خبریہ اور انشائیہ کے واقف مولوی سے میں دریافت کرتا ہوں۔ کہ یہ خلاصہ جو آپنے کیا ہے کس فقرہ یا لفظ کو استنباط کیا ہے اشتہار میں دعائیہ الفاظ موجود ہیں لیکن خلاصہ کرنے میں مولویصاحب نے یہ ظاہر کیا تھا کہ گویا حضرت صاحب کے اشتہار استنباط میں لفظ "مر جائیگا" موجود ہے کیا تم بتلا سکتے ہو کہ اس قسم کا خلاصہ کس آیتہ یا حدیث کے موافق کیا گیا ہے سچ ہے کہ اندھوں کے پڑھانے اور سمجھانے کے لئے کچھ نہ کچھ ترکیب کی جا سکتی ہے لیکن جس کی عقل اور سمجھ کی آنکھ پھوٹ گئی ہو اس کا علاج کوئی نہیں کر سکتا ہو

اہلحدیث مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ھ صفحہ ۴ پر مولویصاحب لکھتے ہیں۔

"مرزا صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے بچنے کیلئے خود میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دیدیا تہا کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا یا اس پر کوئی موت کے برابر مصیبت آئیگی میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ایمان بالکل سلب ہو گیا ہے اور انصاف کی آنکھ بالکل پھوٹ گئی ہے کہ نہ ایک دو دفعہ بلکہ مسلسل متعدد دفعہ اپنی طرف سے فقرہ گھڑ کر حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی بہی تم کو تمیز ہے اور دعا۔ مباہلہ اور پیشگوئی فرق کو بھی سمجھتے ہو۔ بزعم خود اہلحدیث کا بھی مفہوم ہو کر دوسروں پر اس طرح بہتان باندھکر اپنی گور میں انگارے بھر دا اور عاقبت خراب کر دو کیا ایسے تحریف کرنیوالے مفسروں کیلئے بھی کسی مسیح کی ضرورت نہیں۔

سابقہ مضمون میں لفظ پیش گوئی پر بحث کر کے دکھا چکا ہوں کہ اپنی مختلف تحریرات میں ایسے فقرے تراش کر جن سے پیشگوئی کا مفہوم نکلتا ہو مولوی فاضل صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کر دی اور پھر یہ ہائے پکار مچانی شروع کر دی کہ میری بابت مباہلہ اور وہ پیشگوئی کی گئی تہی۔ اگر مولویصاحب کو باوجود مفسر اور مولوی فاضل ہونے کے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی تمیز نہ تہی تو ناظرین اخبار یا مرقع میں سے دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دانوں سے ہی مشورہ کر کے دریافت کر لیتے۔ کہ "الفاظ" ذیل سے اٹھالے یا نابود کر۔ فیصلہ فرما۔ آفت میں مبتلا کر" جو اشتہار میں موجود ہیں اور وہ الفاظ جو ایجاد شدہ ہیں یعنے مرجائیگا مصیبت آئیگی وغیرہ وغیرہ ہم معنی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو ان میں کیا فرق ہے اگر اتنی تکلیف بھی برداشت نہیں ہو سکتی ہے تو مرقع جلد ۱ نمبر ۱ بابت اگست ۰۶ء کا صفحہ ۱۱ ایک دفعہ پڑھ لیتے۔ تو اس جھوٹ اور خیانت سے ہرگز مرتکب نہ ہوتے لیکن وہ ایسا کیوں کرتے اس لئے کہ وہ جھوٹ کو کر سچ دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے" کے مصداق ہیں۔

لفظ پیش گوئی کے متعلق کافی اوپر لکھ چکا ہوں اور اس بات کا منتظر ہوں کہ ثناء اللہ صاحب جواب دیتے ہوئے اپنی اخلاقی حالت کا کیا ثبوت دیتے ہیں اس کے بعد اب میں لفظ مباہلہ کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ گو مختصر طور پر پہلے بھی کئی جگہ اس کا اشارۃً تذکرہ کیا ہے لیکن اس موقعہ پر یہ دکھانا ہے کہ اس لفظ کو مولویصاحب نے اور ایک نئی شان کے ساتھ بھی جابجا استعمال کیا ہے جسے ہم انہیں کے پیش کردہ اصولوں اور تعریفوں کے موافق نہیں سمجھ سکے کہ اس کا مطلب کیا ہے ان کے تمام موقعوں کو معہ تیرہ اور نشان کے اب بیان کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

اہلحدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر ۰۶ء پیرا اول سرخی لکھی ہو۔

"مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اس کے بعد آگے چلکر لکھتے ہیں "مرزا پر ہمارے مباہلہ کا کامل اثر ہوا" پھر اہل حدیث مورخہ ۱۵ نومبر ۰۹ء پر لکھا ہے "وہ کوئی کم فہم مرزائی ہے نہ سمجھا کہ مبارک احمد کے مرنے کو اہلحدیث ۱۱ اکتوبر کے پرچہ میں ایڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا ہے .... میرا مباہلہ علم الٰہی میں سبب بنا ہوا۔ پھر مرقع بابت دسمبر ۰۸ء پر لکھتے ہیں "مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" پھر اہلحدیث مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ھ کو لکھتے ہیں "مرزا صاحب کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف" پھر مرقع بابت جون ۰۸ء میں لکھا ہو "دجال قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اسی پرچہ میں اور آگے چلکر لکھتے ہیں "اس امر کا اظہار اہلحدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر میں کیا ہے کہ یہ میرے مباہلہ کا اثر تھا ان تمام مذکورہ بالا موقعوں پر مولوی فاضل صاحب مکرر اور مسلسل میرا اور ہمارا مباہلہ بیان کرتے ہیں لیکن اونہوں نے نہ بالمقابل قسم کہائی ہے اور نہ حضرت صاحب کی دعا کو قبول کیا ہے اس لئے سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ میرے مباہلہ کے کیا معنے ہیں اس کے ساتھ ہی جبکہ ان کی نکتہ چینیوں پر نظر کیجاتی ہے کہ جو ڈوئی کی بابت کی ہیں تو ہمیں اور بھی تعجب ہوتا ہے کہ مولویصاحب خود ہی پیشگوئی اور مباہلہ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں اور خود ہی بڑی بڑی موشگافیاں کرنے اور بال کی کھال نکالنے کے بعد اصول قائم کرتے ہیں اور خود ہی ان اصولوں کی پرواہ نہیں کرتے اور وہ اصول ان کے منہ پر پڑتے ہیں الفاظ کے متعلق اس قسم کی بحث کرنے کی ضرورت مجھے اس لئے پیش آئی ہے کہ مولویصاحب کی نکتہ چینیوں کا بڑا حصہ تکرار لفظ

عجائبات عالم

ایک معزز اہلکار سرکار کے ہمان ہونے کا مجھے چار پانچ بار اتفاق ہوا ہے۔ میں ایک شخص کو وہاں دیکھا ہے جو رات کے دو تین بجے آتا ہے اور اگر استغفر اللہ ربی اور توبہ استغفار اور کچھ ایسے الفاظ کا وظیفہ شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور وہ نماز پڑھ کر چلا جاتا ہے۔ میں نے اپنے معزز میزبان سے اس کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک ملازم ہے دن کو تقریباً ۳۰ میل کی گشت کرتا ہے۔ رات کے ۱۰ بجے کے قریب سوتا اور گیارہ بجے اٹھ کر دریائے چناب پر چلا جاتا ہے وہاں غسل کر کے نماز تہجد پڑھتا ہے اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر تین بجے کے قریب یہاں پہنچ جاتا ہے گرمی کا موسم یا سخت سردی اور ... سے ... اس کے معمول میں کبھی فرق نہیں آیا پہلے یہ شخص ... تمام جہان کے عیوب اس میں تھے۔ نماز روزہ کو تو نام بھی نہیں جانتا تھا۔ ایک ... دریائے چناب کے قریب ایک بزرگ اسے ملا جس نے اسے کہا کہ یہ چلنی چھوڑ اور نماز پڑھا کر۔ اس وقت تو اس نے صاف جواب دیا مگر اس کے کہنے میں کچھ ایسی تاثیر تھی۔ کہ یکدم اس کی تمام حالت بدل گئی وہ بزرگ اکثر دریاؤں کے کنارے رہتا ہے اور کبھی مہینے دو مہینے اس شخص کو مل جاتا ہے جب وہ اس ... میں آتا ہے تو اس کا دل خود بخود محسوس کر جاتا ہے اور اس وقت وہ اسے ملنے کے لئے روانہ ہو پڑتا ہے یہ ملاقات رات ہی کو ہوتی ہے بلکہ اس شخص کا بیان ہے کہ وہ دریا کے پار ہوتا ہے اور ایک نعرہ کے ساتھ یکدم درے کنارے پر آ جاتا ہے۔ مجھے معزز میزبان نے یقین دلایا کہ یہ جھوٹ نہیں بلکہ مجھے بھی کئی باتوں کی خبر اس بزرگ نے اس شخص کی معرفت قبل از وقت دی ہے اور وہ صحیح نکلی ہے۔ یہ بزرگ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصدق ہیں اور انہوں نے اپنے مرید کو بارہا کہا ہے کہ وہ ہرگز نجات یافتہ نہیں ہو سکتا جو مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتا اور وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں کئی دفعہ قادیان ہو آیا ہوں اور اب ہی قادیان میں جناب مسیح کے جنازہ میں شریک تھے تعجب ہے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں وہ شخص (مرید) کہتا ہے کہ میرا پیر ایک نوجوان ہے۔ اور کسی بڑے امیر کا لڑکا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

سلسلہ خبر رسانی میں ایک نئی ایجاد

(اکمل کا سلام۔ بحضور امام الانام)

رات میں حسب معمول اپنی چارپائی پر لیٹا تھا۔ بدر نے افق مشرق سے سر نکال کر تیرگی عالم کو بھگانا شروع کیا اس وقت جو کچھ میرے قلب کی کیفیت ہوئی وہ لفظوں میں نہیں آ سکتی اس بدر کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھ کر مجھے اپنا بدر آسمان نظر نبوت یاد آگیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا۔

چاند کو اب دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ تھا کچھ کچھ نشان اس میں جمال یار کا

ایک شاعر ایسی حالت میں مجبور ہو جاتا ہے اس بات پر کہ اس کا جوش شعروں کی صورت میں نکل جائے پھر چاندنی کو مخاطب کیا اور اس قدیمی سرگرم سرکار کے ذریعہ یہ سلام بھیجا جوش درد خود حاضر ہو کر پہنچا تا تھا۔

اے چاند تیری چاند سی صورت عجیب ہے
یاد آتا تجھ کو دیکھ کے روئے الحبیب ہے۔

یہ تیری روشنی مری آنکھوں کا نور ہے
ہاں ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی دل کا سرور ہے

کچھ کچھ مناسبت ہے تجھے میرے حال سے
میں ہمکلام تم سے ہوا اس خیال سے

سینے میں تیرے داغ ہے میری جبین پہ داغ ہے
دونوں کے گھر میں جل رہا اک ہی چراغ ہے

فق ہو گیا ہے رنگ ترا کس کی یاد میں
چہرہ سفید پڑ گیا کس افتاد میں

ٹکڑے جگر ہوا ترا کس کے فراق میں
گردش ہے رات دن تری کس اشتیاق میں

وہ کونسی زمین ہے جس میں نہ تو گیا
ہر جا پہ جل چکا ہے ترے سوز کا دیا

آخر یہ جد و جہد یہ دن رات کا سفر
کس کے لئے اٹھایا ہے ننھی سی جان پر

ہاں ہاں گھٹتے گھٹتے تو کبھی شاخ کھجور ہو
پھر بڑھتے بڑھتے رشک تجلی و طور ہو

کیا راز ہے تمہارے زوال و کمال کا
تبدیل ہونا صورت بدر و ہلال کا

جب لُف کھولی لیلیٰ شب نے بوقت شام
تو نے پئے نظارہ بنایا فلک کو بام

یہ کیا معاملہ ہے بتا دے مجھے ضرور
جو سچی بات ہے وہ سنا دو مجھے ضرور

اے چاند ایک بات ہے اسے تو میں کہوں
میری شب فراق کے مونس انیس ہو تم

پیغام بھیجنا ہے کوئی کوئے یار میں
لیجاؤ یا نہیں؟ اسے کرنوں کی تار میں

ہاں ہاں ضرور کام یہ اے جان کیجیو
ناکام ناتواں پہ احسان کیجیو

اک باغ پر بہار ہے دارالامان کا
والی مقرر ہے میرے مسیح الزمان کا

اس مقبرہ پہ نور کی چادر چڑھا کیو
پھر یہ پیام اکمل محزون سنائیو

کہنا کہ اے خدا کے نبی۔ مہدی زمان
اے وہ کہ جس کے واسطے پیدا ہوا جہان

جس کا ظہور خاص ... ظہور ہے
جس کا مکان غیرت ... طور ہے

تمہید جس کی ہوتی ہے عرش عظیم سے
جس کے عجیب راز ہیں رب کریم سے

جس کے قدم کو ... گل ... ہے
آنکھیں بچھائیں راہ میں اور ... تاج

بعض انبیاء سے بڑھ کے ہو جو اپنی شان میں
جو تیر ... خدا کی کمان میں

شہرہ ہے جس کے فضل کا سارے جہان میں
بھیجا گیا مسیح۔ محمدؐ کی شان میں

صدہا درود تجھ پہ ہو صدہا سلام ہو
رحمت خدائے پاک کی نازل مدام ہو

منظور یہ دعا مرے پروردگار ہو
اکمل کی جان راہ میں تیری نثار ہو

محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی از گجرات

یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(یعنی)

مدرسہ دینیہ کے متعلق بعض ضروری تجاویز

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو تحریک

خاکسار راقم اور بعض دیگر ممبران مجلس معتمدین نے یہ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ماہ گذشتہ میں حضرت مسیح موعود کی یادگار کیلئے کی تھی کہ ایک اعلےٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جس کی غرض نہ صرف علم دین سکھانا ہی ہو بلکہ خصوصیت سے دین اسلام کے واعظ تیار کرنا۔ وہی تحریک مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہوکر ایک سب کمیٹی تجویز کی گئی ہے جس کے سپرد یہ کام کئے گئے ہیں کہ وہ مدرسہ دینیہ کے لئے روپیہ فراہم کرے اور اس کے لئے سکیم اور بجٹ تجویز کرے اور مدرسین مہیا کرے چونکہ خاکسار راقم کو اس سب کمیٹی کا سکرٹری قرار دیا گیا ہے لہذا التماس ہے کہ آپ مندرجہ ذیل امور کو اپنی اپنی انجمنوں میں پیش فرماکر بہت جلد اطلاع دیں کہ ان پر کیا کارروائی ہوئی ہے۔

اس وقت تین باتیں ہیں جن کے متعلق سب کمیٹی نے غور کرکے رپورٹ کرنی ہے۔

(۱) **فراہمی سرمایہ** ۔ اس کے متعلق کوئی اطلاع مختلف انجمنوں کی طرف سے اب تک نہیں آئی مگر امید ہے کہ اس سال پر پہلے ہی سے انجمنیں اور احباب غور کر رہے ہونگے اور ایک حد تک کارروائی بھی ہو چکی ہوگی مگر تجویز کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اس کارروائی سے سب کمیٹی کو اطلاع ہو۔ لہذا التماس ہے کہ جو کچھ کارروائی کسی جگہ ہو چکی ہے یا جس جگہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی وہاں پہلی تحریک کو اب پیش کرکے ۲۵۔ جولائی تک یا زیادہ سے زیادہ اخیر جولائی تک خاکسار کو مطلع فرماویں کیونکہ ۱۵۔ اگست سے پہلے پہلے سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ کو مکمل کرکے مجلس میں پیش کرنا ہے۔ یہ اطلاع ہر ایک انجمن اور ہر ایک ایسے دوست کیطرف سے جو اس تحریک میں شامل ہونا چاہتا ہو آنی ضروری ہے کہ یکمشت چندہ مکان اور لائبریری کیلئے کس قدر ہوا۔ اور مستقل ماہوار کس قدر

اس جگہ ایک بات ضروری بیان کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ کہ جس قدر چندے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام یعنی میگزین میکزین فنڈ۔ یتامیٰ۔ مقبرہ تعمیر کے پہلے دئے جاتے ہیں ان میں حتی الوسع کچھ ایزادی ہی ہونی چاہیئے اور کسی قسم کی کمی اس وجہ پر واقع نہیں ہونی چاہیئے کہ ایک نیا چندہ یادگار کیلئے قائم کیا جاوے یہ سب شاخیں اس سلسلہ کی حضرت مسیح موعود کی اپنے ہاتھ کی لگائی ہوئی ہیں اور خدا کے فضل سے مفید اور بابرکت ثابت ہوئی ہیں۔ ان کی خبرگیری میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جاوے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ توجہ ان کی طرف رکھی جاوے۔ مذکورہ بالا چندوں میں سے بعض چندے جیسے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام کے چندے ایسے ہیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود نے خاص ضرورت سمجھ کر حکم دیا تھا پس اس حکم کی تعمیل اب پہلو سے بھی زیادہ توجہ اور اخلاص کے ساتھ ضروری ہے اس بات کیطرف میں خصوصیت سے احباب اور انجمنوں کو اس لئے بھی توجہ دلائی ہے کہ چند ماہ سے قحط کی وجہ سے یہ سب تنگی کی حالت میں ہیں جیساکہ آمد و خرچ کے نقشوں سے جو ماہوار چھاپے جاتے ہیں ظاہر ہے اب چونکہ خدا تعالےٰ نے ایک حد تک قحط کی تنگی کو دور کردیا ہے اس لئے امید ہے کہ ہمارے احباب اس کمی کی طرف جو واقع ہوئی ہے خاص توجہ کرکے اب اسے پورا کرنے کی کوشش کریں گے باقی رہا یادگار کا چندہ سو اس کے لئے اخلاص اور محبت سے جو کچھ دیا جاوے خدا تعالیٰ اس میں بہت برکت ڈالیگا اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہ بابرکت نام جس پر اس چندہ کی تحریک کی گئی ہے ایسا نام ہے کہ خود ہی جماعت کے دلوں میں ایک جوش پیدا کرنیوالا ہے اور جب خود خدا تعالےٰ اس کام کو چاہتا ہے تو ہو کر ہی رہیگا۔ اس وقت میں بھی اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے مکرم اور مخدوم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور نے اس چندہ کے لئے ایک ایسا نمونہ دکھایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اس سلسلہ کے مخلصین کے دلوں میں الہام کر رہا ہے کہ وہ اس کی اعانت میں اپنے مالوں اور جائیدادوں کو قربان کردیں چنانچہ شیخ صاحب نے تو پچاس روپے ماہوار کا وعدہ فرمایا ہے اور سید صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ اپنی پریکٹس کی آمدنی کا قریباً نصف حصہ اس غرض کے لئے دیا کریں گے سید صاحب کی پریکٹس چونکہ لاہور میں خدا کے فضل سے بہت وسیع ہے اس لئے امید ہے کہ ان کیطرف سے ایک بڑی بھاری رقم مستقل طور پر اس چندہ میں پہونچتی رہے گی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ وہ نمونے ہیں جو آخر دنیا کو دکھا دیں گے کہ اس سلسلہ کا ہادی اپنے اندر کیسی تڑپ اور کیسا ہی سچا جوش اعلائے کلمۃ اللہ رکھتا تھا۔

(۲) دوسرا امر نئے مدرسہ دینی کی سکیم کے متعلق ہے بجٹ تو چندوں کے تخمینے کے بعد ہی تجویز ہوسکتی ہے اور سکیم بھی اگرچہ ایک حد تک سرمایہ کی حالت پر غور کرکے ہی تیار ہوسکتی ہے مگر اس کے لئے میں اس بات کو بھی پسند کرتا ہوں کہ سب کمیٹی کے سامنے اہل الرائے احباب اور انجمنوں کی طرف سے اس کے متعلق بھی کچھ رائیں ہوں۔ جن سے سب کمیٹی کو فیصلہ پر پہونچنے میں مدد ملے اس وقت تک میرے ذہن میں یا ممبران سب کمیٹی کے ذہن میں کوئی خاص تجویز نہیں ہے کہ یہ مدرسہ کس طرز پر چلایا جائیگا۔ مگر صرف غور کے لئے میں چند باتیں میں اس جگہ پیش کرتا ہوں اور یہ بھی ساتھ ہی عرض کرتا ہوں کہ انجمنوں یا احباب کی طرف سے جو رائیں پہونچیں وہ مدلل ہوں تاکہ ان پر غور کرنا آسان ہو۔

اس وقت بھی مدرسہ تعلیم الاسلام کی ایک شاخ دینیات یا عربی کی ہے جسکی تعلیم سال گذشتہ میں غور کے بعد یوں تجویز کی گئی تھی کہ پرائمری پاس شدہ طلباء اس مدرسہ میں داخل کئے جاویں اور ان کو مولوی۔ مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانوں کے لئے تیار کیا جاوے یعنی علاوہ ضروری تعلیم دینیات کے جس سے وہ دنیا میں تبلیغ کرنے کے قابل ہوں۔ یہ امتحان جو یونیورسٹی کے امتحان میں ان سے پاس کرائے جاویں۔ تاکہ سبیل معاش کے لئے بھی ایک صورت ملازمت کی بوقت ضرورت نکل سکے مگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ چھ سال میں ان امتحانوں کے پاس کرنے کے ساتھ بہت کم وقت ایسا نکلیگا۔ جو ان طلباء کو کافی ادا کرنے کے لئے قابل بنائے کیونکہ زیادہ حصہ اس کے وقت کا امتحانوں کے کورس تیار کرنے میں صرف ہوگا گو جو قابلیت زبان میں ان کو پیدا ہوگی وہ بھی دینیات کے لئے مفید ہوگی اور ایسا بھی ممکن ہے کہ آخری امتحان یعنی مولوی فاضل کے بعد خاص وظائف دے کر چند ایسے طلباء کو جو خاص قابلیت رکھتے ہوں واعظ بننے کے لئے تیار کیا جاوے اور ان کی تعلیم کا سلسلہ اس کے بعد دو یا تین یا چار سال تک جاری رکھا جاوے اسی شاخ میں طب کی پڑھائی بھی ضروری رکھی گئی تھی تاکہ ایسے واعظین جسمانی علاج سے بھی لوگوں کو فائدہ پہونچائیں اور خود ان کے گذارہ کی بھی ایک صورت ہوجائے علاوہ اس کے مروجہ مضامین سے بھی جیسے جغرافیہ تاریخ سائنس انگریزی سے بھی تھوڑی تھوڑی واقفیت ضروری قرار دیگئی تھی۔ یہ تو موجودہ شاخ دینیات یا شاخ عربی کی حالت ہے جس پر ہمارے احباب غور اور بحث کرسکتے ہیں اور امور جن پر غور ہوسکتا ہے یہ ہیں کہ ہمیں ضرورت دو قسم کے واعظوں کی ہے اول وہ جو ہمارا سوا اس

ملک مین کام کرسکین اور دوسرے وہ جو دیگر ممالک مین کام کرسکین ۔ اول قسم کے واعظین بھی پھر دو قسم کے ہون گے ایک وہ جو دیہات مین کام کرین اور دوسرے وہ جو شہرون مین کام کرین غیر ممالک مین کام کرنیوالے واعظ لازماً ایسے ہون گے جنھون نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کی ہو اور کسی دوسری زبان مین خاص قابلیت پیدا کی ہو پس تین قسم کے واعظ بکار ہون گے جن کی تعلیم بھی الگ الگ ہونا چاہیئے ایسا ہوسکتا ہے کہ بعض واعظین ایسے ہون جن کو پرائمری یا مڈل کے بعد چند سال تک تعلیم دینی دیجاوے اور کسی خاص امتحان یونیورسٹی کے لئے انہین تیار نہ کیا جائے بلکہ دینی تعلیم کے ساتھ کسیقدر طب کی تعلیم دیجاوے اور بعض طلباء اس مدرسے مین ایسے ہوں جن کو انٹرنس کے بعد دینی تعلیم پر خصوصیت کے ساتھ لگایا جاوے اور بعض ایسے ہون جن کو بی ۔ اے یا ایم ۔ اے پاس کرنے کے بعد خالص دینی تعلیم دی جائے اور پھر انہین سے ہر ایک سے اس کی لیاقت اور قابلیت کے مطابق کام لیا جاوے بلکہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ بعض کو ڈاکٹری کی پوری تعلیم دیکر پھر انہین دینی تعلیم دیجاوے اور تبلیغ کا کام ان سے لیا جاوے یا ایسا ہی اور کوئی مفید پیشہ جس کا اثر بھی پبلک پر نیک ہو ۔ دینی تعلیم کے ساتھ یا اس سے پہلے یا بعد جیسا مناسب ہو سکھایا جاوے یہ امر بھی غور کے قابل ہے کہ اگر جیساکہ مدرسہ کی موجودہ صورت ہے ہر ایک طالب علم کو مدرسہ دینیہ مین داخل کرلیا جاوے تو آیا انجمن کے پاس بالفعل اس قدر ذرائع ہین کہ ان سب کو ضرورت کے وقت تبلیغ کے کام پر لگا کر ان کو گذارہ دے سکے اور اگر یہ صورت نہ ہو تو پھر آیا اس دینی مدرسہ مین خاص خاص لڑکون کو داخل کیا جاوے جن کو تبلیغ کے کام کے لئے موزون سمجھا جاوے کیونکہ اس مین بھی شک نہین ۔ کہ اگر کوئی قابلیت خاص دیکھنے کے بغیر طلباء کو دینی مدرسہ مین داخل کیا جاویگا تو بہت سے طالب علم ایسے بھی ہون گے جو آخر تبلیغ کے کام کے قابل نہ ہون گے اور اگر ان کو دینیات کے سوا کچھ نہ سکھایا گیا جس سے سبیل معاش اپنے لئے پیدا کرسکین تو پھر ان کی کیا حالت ہوگی ۔ ہنوز بالفعل کوئی ایک رائے پیش نہین کی بلکہ دراصل مختلف خیالات کی کھچڑی پیش کی ہے شاید انہین سے کوئی بات کسی صاحب کے لئے رائے قائم کرنے مین مدد دے ۔ اور اس طرح پر کوئی مفید رائے اور مفید مشورہ مل سکے مگر یہ ضروری ہے کہ عموماً ایسی رائین انجمنون کے ذریعہ سے آوین اور مختصر مگر مدلل ہون کیونکہ اگر سب دوست الگ الگ رائین دین گے تو کئی ہزار رائے کو پڑھنے کیلئے نہ ممبران کمیٹی کو فرصت ہی ہے

یا اس وقت سے نہ ہی شاید اس طرح کوئی مفید نتیجہ نکل سکے عنقریب لمیٹڈ کمپنی بھی ایسی رائون کے پہنچنے پر یا اس سے پہلے ہی اپنی طرف سے بھی ایک تجویز غور کیلئے پیش کرے گی جب مختلف انجمنون کے جرح قدح کے بعد اسے مجلس مین پیش کیا جاویگا اس صورت مین ۱۵ ۔ اگست تک یہ کارروائی غالباً مکمل نہ ہوسکیگی مگر تاہم ضروری ہے کہ جو انجمنین کوئی رائے دینا چاہتی ہین وہ اس معاملہ کو جلدی اپنے اہل الرائے ممبرون کے سامنے پیش کرکے مطلع کرین ۔

(۳) تیسرا امر قابل غور اس مدرسے کے لئے مدرسین کا مہیا کرنا ہے چونکہ یہ کام ایک بڑی بھاری ذمہ واری کا کام ہے اس لئے لائق سے لائق آدمی اس کے لئے تلاش کرنے ضروری ہونگے ابھی تک کچھ نہین کہا جاسکتا کہ کس طرح پر ایسے اُستاد مہیا ہون گے لیکن یہان مین اس لئے ضروری سمجھتا ہون کہ اپنی جماعت مین اگر کوئی ہمارے احباب مین سے اس دینی خدمت کے لئے آنا چاہین تو ان کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے جو صاحب اس کے لئے درخواست کرین وہ یہ بھی ظاہر کر دین کہ ان کی استعداد کس قدر ہے اور کس حد یا درجہ تک تعلیم دیسکتے ہین ۔

خاکسار محمد علی ۱۲ ۔ جون سنہ ۱۹۰۸ء

قطعات تاریخ وفات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از چودھری رستم علی صاحب)

۱۔ عیسی با جہان بحق بسپرد ÷ شد غروب آفتاب شد دلنور
ہر سال وصال احمدٌ ما ÷ در دل من نگندہ شد مغفور ۱۳۲۶

دیگر جس سے سال پیدائش و وفات نکلتا ہے
۲۔ غلام احمدٌ ۱۲۵۰ موعود شان ایزدی ÷ نہان اس رسم مین ان کا سن تولد ہے
اسی طرح سے بتادین ان کا سال دل ملال ÷ نبی عہد الٰہی غلام احمدٌ ہے ۱۳۲۶

۳ چونکہ بعض تحریرون سے آپ کی عمر ۷۶ سال کی معلوم ہوتی ہے اس واسطے سال پیدائش ۱۲۵۰ خیال کیا گیا ہے ۔

۳ ۔ ستائیس مئی کو ایک واقعہ جانکاہ واللہ خیر وابقی ۱۹۰۸
۴ ۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہین اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی ۔ ۱۹۰۸

یہ ہوگا وہ ہوگا اور بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا
۱۳۲۶ھ

۶ ۔ ان رحمت اللّٰہ قریب من المحسن ۱۳۲۶
۷ ۔ فسلام علی یوم ولدت ویوم الموت ۱۳۲۶
۸ ۔ وسلام علے یوم ولدت ویوم اموت ویوم البعث حیا ۔ ۱۹۰۸
۹ ۔ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ موتی ۱۹۰۸
۱۰ ۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ موتی بل احیاء ۔ ۱۹۶۵

چودھری محمد حسین صاحب گرداور قانونگوئی سکنہ سیالکوٹ نے چھ ماہ کی رخصت حاصل کی ہوئی ہے آپکو حضرت اقدس ع سے بڑا اخلاص ہے ۔ یون تو خدا کے فضل سے ضلع سیالکوٹ کی ساری جماعت دینی خدمات کی بجا آوری مین سبقت لیجانے مین مشہور ہے مگر منجملہ ان کے چودھری صاحب موصوف کو بھی اس بات کا بہت دلی جوش رہتا ہے کہ کوئی دینی خدمت ان سے ہوجائے چنانچہ آپ کی بڑی خواہش یہ تھی کہ یہ رخصت کے ایام ضائع نہ ہوجاوین انہین کوئی خدمت ہوجائے اس وجہ سے انہون نے اول تو ضلع سیالکوٹ مین بغرض فراہمی چندہ و تبلیغ سلسلہ عالیہ دورہ کیا اور باقی وقت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ان کی دلی خواہش کے مطابق اجازت دی ہے کہ وہ دیگر اضلاع مین بھی وہ بغرض تبلیغ و فراہمی چندہ دورہ کرین ۔ چنانچہ چودھری صاحب نے معہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب ضلع لائل پور و سرگودہ کا دورہ شروع کیا ہے اسی طرح وہ انشاء اللہ تعالیٰ دیگر اضلاع کا دورہ بھی فرمائینگے اس دورہ مین سب سے مقدم مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ فراہم کرنا ہوگا جو حضرت اقدس ع کی یادگار مین قائم ہوگا اور اس کے ساتھ دیگر مدات کے لئے بھی چندہ فراہم کرین گے احمدی احباب کو یکمشت چندون سے اور ماہوار چندون سے سلسلہ کی امداد کرنی چاہیئے ۔ اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی تمام سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ کی خدمت مین درخواست ہے کہ وہ چودھری صاحب کی مدد کرین اور اگر ضرورت نہ ہو تو سکرٹری صاحب ضلع کا کوئی واقف آدمی ساتھ کردین جس سے انہین سہولت ہو ۔ خلیفہ رشید الدین

روپیہ کس نے بھیجا تھا ۔ بعض لوگ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرتے ہین اور کوپن مین اپنا نام پتہ کچھ نہین لکھتے جس سے بہت دقت پیدا ہوتی ہے ایسا ہی ایک منی آرڈر ۱۶ مئی کو یہان وصول ہوا وہ منی آرڈر بسلخ للعصر کا ہے چونکہ ماہ مئی کی رسید چھپ چکی ہے اس واسطے جن صاحب نے ۱۰ مئی مین چار روپے ارسال کئے ہون اور اس کی رسید نہ چھپی ہو تو وہ اطلاع فرماوین کتاب مین جمع ہی کئے گئے معلوم لاہم مینیجر بدر

مامورمن اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۱۶- اپریل ۱۹۰۸ء)

نمبر ۵

مامور من اللہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے یعنی اللہ تعالےٰ کثرت سے اس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کسی اور کی اس قدر دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور جب کسی سے اس کا مقابلہ آپڑتا ہے تو بہر حال اس کی دعا قبول اور اس کے مخالف کی رد ہوتی ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ تا اس میں اور اس کے غیر میں ایک کھلا امتیاز ہو اور اس کا مقرب بارگاہ ایزدی اور منجانب اللہ ہونا ثابت ہو عالم اسباب میں بھی یہ امر ظاہر ہے کہ جو کسی کا مقرب ہوتا ہے اس کی بات وہ زیادہ سنتا اور منظور کرتا ہے بمقابلہ اس کے جس کا تعلق اس سے کم ہو یا بالکل نہ ہو اس لئے جب کسی کو کسی سے کوئی غرض ہوتی ہے یا حصول مدعا مد نظر ہوتا ہے اور براہ راست اس شخص تک رسائی نہ ہوسکتی ہو تو وہ کوئی ایسا شخص حصول مطلب کے لئے ذریعہ تلاش کرتا ہے جس سے اس کو قرب حاصل ہو اور پھر اس کے ذریعہ سے عموماً اس کا مدعا حاصل ہوتا ہے اور اس امر واقعی سے کسی کو بھی انکار نہیں کیونکہ یہ ایک ایسی بات ہے اور ہر ایک کے روزمرہ کے تجربہ میں آچکی ہے ایسا ہی جب مامور من اللہ کو ایسا تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کو نہیں تو لاریب جسقدر اس کی جناب الٰہی میں رسائی ہوتی ہے کسی دوسرے کو ہرگز نصیب نہیں ہوتی اور چونکہ بمقابلہ دوسرے کے اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اسی کی تائید اللہ تعالےٰ کرتا ہے تو یہ اس کی شناخت کا ایک بڑا معیار ہوتا ہے اور اس کو اس کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی بھی شک و شبہ نہیں رہتا۔ مگر افسوس کج طبع۔ مغرور اور دل سے غور و تفکر نہ کرنیوالے لوگ اس نعمت عظمیٰ کے پانے سے محروم رہتے ہیں اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ انکو ہستی باریتعالےٰ میں کامل یقین نہیں ہوتا اور ان میں ایک قسم کے دہریت کی رگ ہوتی ہے ورنہ اگر ان کا خدا تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین ہو جو شک و شبہ کی گرد سے بالکل پاک صاف ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس معیار کو وہ اس کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت نہ خیال کریں جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا اعلیٰ رتبہ کا آدمی حاکم ہو یا بادشاہ اپنے مقرب کی بنسبت اوروں کے زیادہ بات مانتا اور اس کی ہر طرح عزت کرتا ہے جس سے ہم مان جاتے ہیں کہ وہ واقعی مقرب سلطانی ہے تو کیا وجہ کہ جب روحانی امور میں ہم دیکھتے ہیں کہ بمقابلہ اور لوگوں کے خدا تعالیٰ ایک شخص کی زیادہ سنتا اور مانتا ہے اور دوسرے اس کے مقابلہ میں بالکل محروم اور خالی رہتے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اس کو مقرب بارگاہ ایزدی تصور نہ کریں اسی صورت میں ہم اس کے مقرب ہونے میں شک کریں گے جب ہمکو اللہ تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین نہ ہو دیکھو کس قدر لوگوں نے حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ دعا میں مقابلہ کیا اور ان پر بد دعائیں کیں کہ وہ ہلاک ہوں نیست و نابود ہو جاویں اور دنیا سے ان کا سلسلہ اٹھ جاوے مگر خدا کی قدرت وہ سب دعائیں انہیں کے اوپر الٹ پڑیں اور وہ خود صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹائے گئے ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم اسجگہ ان لوگوں کے نام لکھیں جو حضرت پر مباہلہ یا بد دعا کرکے خود ہی جلد زیر زمین ہوگئے کیونکہ بہت دفعہ ان لوگوں کے نام ظاہر کئے جاچکے ہیں اور دنیا ان کو جانتی ہے صرف دکھانا یہ ہے کہ اگر بمقابلہ حضرت امام پاک کے انکو جناب الٰہی میں قرب یا کوئی عزت حاصل تھی تو کیوں نہ وہ بچائے گئے کیا خدا یہ چاہتا ہے کہ اس کے راستباز اور مقرب تباہ ہوں اور جو مفسد یا مفتری علی اللہ اور فریبی ہو (جیسے وہ حضرت اقدس کو نعوذ باللہ خیال کرتے ہیں) وہ ان کے مقابلہ میں زندہ رہے اور دن بدن زیادہ عزت اور فروغ حاصل کرے اور اس کا سلسلہ دنیا میں بڑھے اور پھولے اور پھلے سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے لوگو! سوچو!! کیا تم میں سوچنے اور غور کرنیکا مادہ نہیں رہا اور کیا تم میں کوئی بھی رشید نہیں جو اس سعادت سے حصہ لے وقت گذرتا جاتا ہے اور پھر ہاتھ نہیں آئیگا اس سعادت سے حصہ لو تاکہ تمہارا خاتمہ بالخیر ہو اور دائمی آرام حاصل ہو مامور من اللہ سے ضد اور تعصب ہلاکت کی راہ ہے اور غور کرو ابھی وقت ہے کیونکہ جب کوچ کا نقارہ سر پر آبجا تو پھر کچھ بن نہیں آئیگا محض ہمدردی کی راہ سے یہ الفاظ دل سے نکلکر حوالۂ قلم ہوئے ہیں ناصح مشفق کی بات کا برا نہ منائیں دل میں ایک سخت قلق اور تڑپ ہے کہ آپ حق کو سنیں سمجھیں اور پہنچانیں اور جہالت کی موت سے بچ جاویں جو منکروں کیلئے تیار ہے یا اللہ رحم کر مخلوق کی آنکھیں روحانی کھول تا وہ تیرے فرستادہ کو پہنچانیں۔ آمین۔

مامور من اللہ کا یہ فرض اور ذمہ داری بھی ہوتی ہے کہ وہ پہلے انبیاء اور راستبازوں کی جن کو عوام خدا کے برگزیدہ نہیں سمجھتے بلاخوف و خطر تصدیق کرے چنانچہ دیکھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی آپنے تصدیق کی حالانکہ یہودی انکو نبی نہیں مانتے تھے بلکہ بہت برے اور نازیبا الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے تھے ایسے ہی دیکھئے ہمارے حضرت امام علیہ السلام نے حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت رامچندر کے سچے راستباز اور نبی اور مصلح ہند ہونیکی تصدیق کی ہے باوجودیکہ یہ الفاظ مخالف مسلمانوں کو سخت چبھے ہیں مگر آپنے کسی کی پروا نہیں کی اور حق الامر بلاخوف و خطر اظہار کر دیا اور اپنی ذمہ واری سے عہدہ برآ ہوئے سچ ہے اللہ خدا کے بندے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں ان کا ماؤ ہی یہ ہوتا ہے خداداری چہ غم داری۔ لا یخافون لومة لائم ان کی شان ہوتا ہے۔

مامور من اللہ کی شناخت کا ایک یہ بھی معیار ہوتا ہے کہ اس کی دعوے نبوت سے پہلی زندگی بڑی پاک اور بے لوث ہوتی ہے اور نیک و بد اور ہر طبقے کے لوگوں کے نزدیک وہ نیک اور بے شر انسان مانا جاتا ہے چنانچہ جب تک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی سے دعویٰ نبوت نہ کیا وہ سب کے نزدیک نیک اور بڑے پاک انسان مانے گئے تھے اور امین کے لقب سے مشہور تھے پھر نادان لوگوں کو جنہوں نے جناب کی رسالت کو قبول نہ کیا یہ سمجھ نہ آئی کہ جو شخص اپنی زندگی کے پہلے چالیس سال نیکی اور پاکدامنی میں صرف کرتا ہے وہ اس زمانہ کے بعد جبکہ قدرتاً نفسانیت کا زور کم ہو جاتا ہے کیونکر نفسانی مکار اور منصوبہ باز ہوسکتا ہے۔ جناب رسول خدا صلعم نے منجملہ اور دلائل کے اپنی صداقت کی ایک یہ دلیل بھی کفار عرب کے آگے بیان کی کہ کیا میں چالیس سال اپنی زندگی کے تم میں نہیں گذارے کیا تم نے میرا کبھی کوئی جھوٹ یا فریب دیکھا یا سنا۔ سو میری صداقت کی یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ میری پہلی چالیس سالہ زندگی تم میں نہایت ایمانداری پاکبازی اور پاک دامنی میں گذری ہے مگر نادان بدقسمت آدمیوں نے نہ سمجھا کہ اور انکار اور کفر کی حالت میں ہی اس جہان سے گذر گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ کیا ایسا ہی حال اب نہیں ہو رہا۔ بعینہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لوگ کیوں پہلے منکروں کے حالات سے سبق حاصل نہیں کرتے